بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۳۰ | ۲۰ - ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش | ۴ - ماہ صفر ۱۳۶۱ ھ | ۲۰ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸- ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں:۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت تاحال بدستور ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں:۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی بیماری بدستور ہے۔ بخار قدرے زیادہ ہے۔ مگر اضطراب میں کافی کمی ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا کرتے رہیں:۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت کل کی نسبت اچھی ہے۔ دعائے صحت کی جائے:۔

روزنامہ الفضل قادیان ۴- ماہ صفر ۱۳۶۱ھ

موجودہ جنگ کا کیا نتیجہ نکلے گا؟

جیسا کہ اسی اخبار کے ایک دُوسرے مضمون میں بتایا گیا ہے۔ موجودہ جنگ خدا تعالےٰ کی طرف سے نافرمان اور فسق و فجور سے بھرپور دُنیا کے لئے ایک شدید عذاب ہے جس کی مثال تاریخ عالم میں قطعاً نہیں ملتی۔ مگر یہ عذاب اچانک نہیں آگیا۔ اس کے متعلق جہاں پہلے صحیفوں میں ذکر موجود ہے۔ وہاں موجودہ زمانہ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بار بار نہایت دردمندانہ الفاظ میں دُنیا کو آگاہ کیا۔ اور نہایت ہمدردانہ رنگ میں اس سے محفوظ رہنے کی طرف توجہ دلائی۔ لیکن جب دُنیا نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور اپنے اندر کوئی خوشگوار تبدیلی پیدا نہ کی۔ تو وُہی ہُوا۔ جو ہونے والا تھا۔ اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جن خطرناک جنگوں کی پیشگوئیاں قرآن کریم میں بیان ہُوئی ہیں۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیثوں میں بیان ہُوئی ہیں۔ اور صحف اولےٰ میں بیان ہوئی ہیں۔ ان کے پُورے ہونے کا زمانہ یہی ہے:۔

موجودہ زمانہ کی ایک ایک خبر جو اخباروں میں شائع ہو چکی ہے۔ اور ہر روز شائع ہو رہی ہے۔ موجودہ جنگ کا ایک ایک واقعہ جو پیش آچکا۔ اور ہر روز پیش آرہا ہے۔ موجودہ جنگ کا ایک ایک حادثہ جو رونما ہو چکا۔ اور روزمرہ رونما ہو رہا ہے۔ اس بات کا ثبوت پیش کر رہا ہے۔ کہ یاجوج و ماجوج کے فتنہ سے تعلق رکھنے والی جو پیشگوئیاں قرآن و احادیث اور پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں۔ وُہ آج پوری ہو رہی ہیں۔ جنگیں پہلے بھی ہوتی رہی ہیں۔ اور بڑی بڑی خطرناک اور تباہ کن ہو چکی ہیں۔ لیکن موجودہ جنگ ایک خاص خصوصیت رکھتی ہے۔ اور اسی خصُوصیت کی وجہ سے یاجوج اور ماجوج کی جنگ کہلانے کی مستحق ہے اور وُہ یہ ہے۔ کہ یہ جنگ دُو ملکوں یا دو قوموں کی نہیں بلکہ دُو اصُول کی جنگ ہے۔ ایک فریق ایک اصل کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے جنگ کر رہا ہے۔ اور دوسرا فریق دوسرے اصل کے لئے۔ ایک فریق جمہوریت کو اس کے تمام عیوب سمیت دُنیا میں قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ تو دُوسرا فریق یہ چاہتا ہے۔ کہ اعلےٰ قابلیت کو راہ نمائی کی باگ ڈور دے کر دنیا پر غلبہ حاصل کیا جائے:۔

غرض علامات۔ حالات اور واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ موجودہ جنگ وُہی یاجوج ماجوج کی جنگ ہے جس کی خبر پہلی کتب مقدسہ میں اور پھر خاص کر قرآن کریم اور احادیث میں تفصیل سے دی گئی ہے۔ اور جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں وقوع پذیر ہونا مقدر تھا:۔

اس وقت اگرچہ یہ کہنا ناممکن ہے۔ کہ یہ یاجوج ماجوج کی آخری جنگ ہے۔ ممکن ہے یہی آخری ثابت ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اس جنگ کے نتیجہ میں رونما ہونے والی دُوسری جنگ ہو جس طرح موجودہ جنگ سابقہ جنگِ عظیم کا نتیجہ اور اس کی صدائے بازگشت ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یاجوج ماجوج کی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اور غور و فکر سے کام لینے والوں کو ابھی سے اس کا وُہ انجام نظر آرہا ہے۔ جو یاجوج ماجوج کی جنگ کا ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ گاندھی جی نے حال میں ایک انگریز کے خط کے جواب میں جو مضمون شائع کیا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:۔

"میری رائے یہی ہے۔ کہ اس خوفناک جنگ کا خاتمہ وُہی ہوگا۔ جو (چھوٹے پیمانہ پر) مہابھارت کی جنگ کا ہُوا تھا۔ ٹراونکور کے ایک مصنف نے مہابھارت کی جنگ کو نوع انسان کی مستقل تاریخ سے تعبیر کیا ہے۔ اس عظیم الشان جنگ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وُہی آج ہماری آنکھوں کے سامنے درپیش ہے۔ جنگ میں شامل ہونے والی قومیں اس تیزی اور غضبناکی کے ساتھ اپنے آپ کو تباہ کر رہی ہیں۔ کہ اس کا انجام باہمی تباہی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ فاتح قوم کا وہی حشر ہوگا۔ جو پانڈو کا ہُوا تھا۔ کہ انہیں ایسے طاقت ور جنگجو کو دن دہاڑے ایک معمولی رہزن نے لوٹ لیا تھا اس جنگ سے بھی ایک نیا نظام پیدا ہوگا"

(پرتاپ ۱۷- فروری)

موجودہ جنگ اور واقعات کے پیش نظر یہ رائے قائم کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ متحارب طاقتیں ایک دُوسری پر جس شدت اور غضبناکی سے حملے کر رہی ہیں۔ اور ان کے نتیجہ میں جو المناک اور رُوح فرسا جانی و مالی نقصانات دونوں اطراف کے ہو رہے ہیں۔ وُہ یہی بتاتے ہیں۔ کہ جو فریق فاتح ہوگا۔ وُہ بھی بے حد نقصانات اٹھا کر ہوگا۔ اور اس حالت کے نتیجہ میں بہت بڑا انقلاب پیدا ہوگا۔

اس کے علاوہ ہر وُہ شخص جو خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان رکھتا ہے۔ اور اسے قادر و مطلق یقین کرتا ہے۔ وُہ یہ بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی رحیم و کریم ہستی کی طرف سے گمراہ اور ناقابل اصلاح دُنیا کو جو سزا مل رہی ہے۔ وُہ اس لئے نہیں مل رہی۔ کہ دُنیا کو تباہ و ویران کر کے رکھ دیا جائے۔ بلکہ اس لئے ہے کہ ایسا انقلاب پیدا کیا جائے۔ جو ہر لحاظ سے آرام و سکون۔ اطمینان اور تسکین کا موجب ہو۔ مخلوق اپنے خالق کے احکام اور قوانین کی پابندی اختیار کرے۔ ایک دوسرے کے حقوق پہچانے۔ اور انہیں دیانت داری کے ساتھ ادا کرے۔ تاکہ اسی دُنیا میں اسے بہشتی زندگی حاصل ہو جائے:۔

ظاہر ہے۔ کہ اتنا بڑا انقلاب کوئی معمُولی چیز نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے لئے دُنیا جو کچھ دیکھ رہی ہے۔ اور جن حالات میں سے گزر رہی ہے۔ وُہ نہایت ہی ہولناک ہیں۔ مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

"ہمارے لئے ان حالات میں مایوسی اور گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ جس خدا نے عیسائیت کی ترقی کی وہ خبر دی تھی۔ جو کسی انسانی واہمہ اور قیاس میں بھی نہ آسکتی تھی۔ اسی خدا نے یہ خبر بھی دی ہے۔ کہ یہ تبدیلی اور تغیر اسلام کے لئے مفید ہوگا۔ پس ہمارے لئے ڈرنے اور گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔" اس کے ساتھ ہی حضور نے گڑگڑا کر دعائیں کرنے کا ارشاد بھی فرمایا ہے۔ احباب کو گڑگڑا کر اس وقت جبکہ حالات نازک سے نازک تر ہوتے جا رہے ہیں۔ خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس انقلاب کو احمدیت کے حق میں مفید ثابت کرے۔

۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء تک وعدے پورے کئے جائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں۔ کہ "آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"۔ سابقون کی پہلی فہرست میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ احباب اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک مرکز میں پہونچا دیں۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ احباب ابھی سے جدوجہد میں لگ جائیں۔ اور ایسا ماحول پیدا کرلیں۔ کہ وعدہ کی رقم ۳۱ مارچ تک مرکز میں داخل ہوسکے۔ تا سابقون کی پہلی فہرست میں آسکیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بہائی تحریک پر تبصرہ اور اہل علم طبقہ

مولوی ابوالعطاء صاحب نے مندرجہ بالا نام سے جو فاضلانہ تصنیف کچھ عرصہ ہوا شائع کی ہے۔ وہ غیر احمدی علماء کے طبقہ میں بھی پسند کی جا رہی ہے۔ چنانچہ مشہور علمی رسالہ "معارف" بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۴۲ء میں اس پر ریویو کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ "ابوالعطاء صاحب نے اس کتاب میں خود بہائی لٹریچر اور ان کی کتابوں سے اس تحریک کی تاریخ اور اس کے عقائد پر تبصرہ کر کے اس کی گمراہیوں کو آشکارا کیا ہے۔ بہائیوں کی کتاب "اقدس" کا عربی متن بھی مع ترجمہ کے دے دیا ہے۔ کتاب مفید اور دلچسپ ہے۔ لیکن لائق مصنف اپنے فرقہ کی تبلیغ سے نہیں چوکے ہیں"۔

احباب اس کتاب کو خرید کر فائدہ اٹھائیں قیمت ایک روپیہ سلطان برادرز قادیان سے مل سکتی ہے۔

ثنائی کتب نے کسی احمدی کو راہ راست سے نہیں بھٹکایا

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" ۱۳۔ فروری میں ہمارے ایک مضمون کا مفہوم اپنے الفاظ میں یوں پیش کیا ہے۔ کہ

"ثنائی تصانیف متعلقہ قادیان بجائے مضر ہونے کے ہمیں مفید ہیں۔ کیونکہ قادیانی کھیتی میں کھاد کا کام دیتی ہیں۔ ان تصانیف نے کسی احمدی کو راہ راست سے نہیں بھٹکایا"۔

مگر اس کے خلاف اپنے مضمون میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ گویا مولوی صاحب نے ہمارے اس دعوے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ کہ ان کی کتب کی وجہ سے آج تک کوئی احمدی احمدیت سے برگشتہ نہیں ہوا۔

اعلان نکاح ۱۰ فروری ۱۹۴۲ء مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان کا نکاح مسماۃ عنایت ثریا بیگم صاحبہ استانی نصرت گرلز ہائی سکول قادیان سے مبلغ ایک ہزار روپیہ پر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے قہری نشانات اور جماعت احمدیہ

"تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے۔ اور تیرا ان میں درجہ ہے۔ جو آنکھیں رکھتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ اور میں تیرے لئے زمین پر اتروں گا۔ تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آیندہ بنائیں گے گرادیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہوں گے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائیں گے۔ اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں۔ اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا۔ اس وحی میں خدا تعالےٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا۔ اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے۔ اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کر دوں گا۔ کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں۔ اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں۔ اور ان کے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں۔ یہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنی فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ یعنی اس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کریں گے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں مشغول ہوں گے۔ اور بالکل میرے کام سے بے خبر ہوں گے۔ تب میں اس نشان کو ظاہر کر دوں گا۔ کہ جس سے زمین کانپ اٹھے گی"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۹۴)

ساقی سے خطاب

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

دلکش عالم ہے جب تیرا شباب اے ساقی
چاہنے والوں سے پھر کیوں ہے حجاب اے ساقی

اٹھنے دیتی ہے ہمیں مست نگاہی تیری
تیری آنکھیں ہیں کہ ہے جام شراب اے ساقی

تابشِ حسن سے جلتے ہیں دل وجاں سب کے
تو نے عالم کو بنایا ہے کباب اے ساقی

رخِ گلگوں نہیں تیرا ہے یہ اے جانِ بہار
حسن قدرت کی ہے رازوں کی کتاب اے ساقی

وہ پلائی ہے کہ رگ رگ میں بھری ہے مستی
بن گئی رُوح مری روح شراب اے ساقی

لاکھوں احسان ہیں اس ہستی کے ہر ذرہ پر
کس کی ہمت ہے کرے تجھ سے حساب اے ساقی

ڈالدے موُنہہ میں مرے اپنے اُولش کے قطرے
بند ہونے کو ہے اب توبہ کا باب اے ساقی

نگہِ ناز کا اعجاز ہے زخمہ کے بغیر
خود بخود بجنے لگا دل کا رباب اے ساقی

نگہ شوق کی دی داد تبسم نے ترے
کس قدر شیریں ہے یہ حسن جواب اے ساقی

رات بھر تیرے تصور میں گزاری میں نے
میری آنکھوں میں کھٹکتا رہا خواب اے ساقی

حسن در پردہ میں جب اتنی ہے طوفاں خیزی
کیا غضب ڈھائے گی اٹھکر یہ نقاب اے ساقی

تیری پھرتی ہیں نگاہیں تو چھری پھرتی ہے
ذبح کر دیتا ہے یہ تیرا عتاب اے ساقی

سر ترے قدموں میں ہو دل ہو ترے گیسو میں
یہ ترے عشق کا ہے لب لباب اے ساقی

کبھی سمجھا ہی نہیں رازِ عبادت واعظ
تیری طاعت ہی میں ہے حسنِ ثواب اے ساقی

تیرے میخانہ سے قائم ہے نظامِ ہستی
ورنہ یہ دنیا ہے اک نقش بر آب اے ساقی

تیرے دم سے ہے یہ سب رونقِ بزمِ عالم
تو نہ ہو پھر تو یہ سب کچھ ہے سراب اے ساقی

دلنوازی جو نہ کی بزم میں ڈر ہے پیارے
تیرے گوہر کی اتر جائے نہ آب اے ساقی

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کیلئے عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ میرے ساتھ خط وکتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو انشاء اللہ ہر طرح سے محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایاتِ مولوی محب الرحمٰن صاحب ولد حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم حاجی پورہ

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

میری بیعت ۱۸۹۸ء یا ۱۸۹۹ء کی ہے۔ حضورؑ کے زمانہ کو پانے کا شرف حاصل ہونے کی وجہ سے چند ایک واقعات جو مجھے یاد ہیں۔ افادۂ عام کے لئے سپردِ قلم کرتا ہوں:-

خاکسار حضرت والد صاحب کے ہمراہ ۱۸۹۸ء یا ۱۸۹۹ء میں دارالامان حاضر ہوا۔ شام کے وقت مسجد مبارک کی چھت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کھانے میں شریک ہوا۔ چونکہ ان دنوں خاکسار پرہیزی کھانا کھاتا تھا۔ اس لئے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر خاکسار کے متعلق دریافت فرمایا۔ کہ محب الرحمٰن کے واسطے کھانا آیا ہے۔ یا نہیں۔ خاکسار نے دیکھا۔ کہ حضور کے سامنے سے لوگ پس خوردہ اُٹھا لیتے تھے۔ جن میں میرے والد صاحب بھی شامل تھے۔ مگر خاکسار کو یہ امر ناگوار گزرا۔ کیونکہ ابھی حضورؑ نے اپنا کھانا پوری طرح ختم نہیں فرمایا تھا۔

حضرت والد صاحب کا معمول تھا کہ ہر روز صبح کے وقت حضورؑ کی خدمت میں زنان خانہ میں حاضر ہوتے۔ کیونکہ دروازہ پر دستک دینے پر حضور اپنے اس کمرہ میں جو مسجد مبارک کے ساتھ والی کوٹھڑی کے پہلو میں بڑا دالان ہے۔ جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھ کر تصنیف کا کام کیا کرتے تھے۔ پردہ کرا کر والد صاحب کو بلا لیا کرتے تھے۔ خاکسار بھی ہمراہ ہوتا۔ میں نے دیکھا۔ کہ حضرت والد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بے حد ادب کرتے تھے۔

ایک دن حضرت والد صاحب نے دورانِ گفتگو میں دریافت کیا۔ کہ آیا زیور پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ (زیرِ استعمال زیور پر) زکوٰۃ تو نہیں ہے۔ مگر اچھا ہے۔ کہ کسی غریب کو کسی ضرورت کے وقت عاریۃً دے دیا جایا کرے:۔

اسی طرح حضرت والد صاحب نے حضورؑ کی تصویر کے متعلق دریافت کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعجب سے فرمایا۔ کہ اچھا۔ ہمارے دوستوں نے بھی تصویریں خریدی ہیں۔ ہماری غرض یہ تو نہ تھی۔ کہ دوست اپنے پاس رکھیں۔ اگر آپ نے خرید لی ہیں۔ تو کہیں ڈال چھوڑیں:۔

ایک دفعہ بٹالہ سے حضرت والد صاحب یکہ پر آئے۔ ایک ساتھ والے یکہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم سوداگر لاہور بھی تھے۔ ہمارا یکہ جب مہمان خانہ کے دروازہ پر پہونچا۔ تو والد صاحب نے حافظ حامد علی صاحب کو آواز دے کر۔ اور یکہ میں سے خلافِ معمول کود کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بھاگتے ہوئے چلے گئے۔ خاکسار کو کوچوان نے اُتار دیا۔ اور اسباب یکہ سے نکال دیا۔ میں اس بات کو دیکھ کر حیران کھڑا تھا۔ کہ حافظ حامد علی صاحب مہمانخانہ سے باہر آئے۔ اور پوچھا۔ کہ یہ اسباب میاں حبیب الرحمٰن صاحب کا ہے؟ اور اُٹھا کر اندر لے گئے۔ اور خاکسار کو بھی ساتھ لے لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد والد صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کر کے واپس تشریف لے آئے ہمارے قیام کی جگہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مطب کے بالائی کمرہ میں مقرر ہوئی۔ اور اسی جگہ ہم چند یوم رہ کر واپس چلے گئے:۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حضرت والد صاحب نے مجھے پیش کیا۔ تو عرض کیا۔ کہ اس کو بیعت کرانے کے لئے لایا ہوں۔ حضورؑ نے فرمایا۔ کہ اس کی تو بیعت ہی ہے۔ یا یہ کہ یہ تو بیعت میں ہی ہے۔ بیعت کرانے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن والد صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور بیعت میں داخل ہو کر دعاؤں میں شامل ہو جائے گا۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا۔ کہ آج شام کو بیعت لے لیں گے۔ چنانچہ شام کو بعد نماز مغرب خاکسار نے بیعت کی۔ اس وقت اور لوگوں نے بھی بیعت کی۔ مسجد مبارک میں خاکسار نمازوں میں شامل ہوتا تھا۔ اس وقت خراس موجود تھا لیکن اُوپر چھت نہ تھی۔ اور خراس کی عمارت اور گول کمرہ کے پردہ کی دیوار کے درمیان کچی دیوار بنی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے ہمیں چکر کاٹ کر مسجد میں جانا پڑتا تھا۔ میں نے والد صاحب سے دریافت بھی کیا تھا۔ کہ یہ دیوار کیوں بنی ہوئی ہے اگر یہ دیوار نہ ہو۔ تو راستہ سیدھا ہے:۔

ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے جب تشریف لائے۔ تو والد صاحب سے دریافت فرمایا کہ چائے پی لی ہے؟ والد صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور! میں عادی نہیں ہوں۔ مگر حضور واپس مکان میں تشریف لے گئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ملازم کے ہاتھ ایک خوان لے کر واپس تشریف لے آئے۔ اور والد صاحب کو فرمایا۔ کہ چائے پی لیں۔ والد صاحب نے معذرت بھی کی لیکن حضور نے اصرار فرمایا اس پر میں اور والد صاحب اوپر چلے گئے۔ حضرت والد صاحب مرحوم جلدی جلدی چند گھونٹ چائے پی کر واپس چلے گئے۔ کیونکہ نیچے حضرت مسیح موعود علیہ السلام انتظار فرما رہے تھے۔ اور حضورؑ نے سیر کو جانا تھا۔ مگر خاکسار آہستہ آہستہ چائے پیتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد والد صاحب بھاگتے ہوئے آئے۔ اور مجھے جلدی فارغ ہونے کو کہا۔ کہ حضورؑ نیچے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ اس پر میں نے چائے ختم کر دی۔ اور نیچے چلا گیا۔ خاکسار کے پہونچنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کے لئے روانہ ہوئے مگر تھوڑی دُور جا کر خاکسار کو واپسی کا حکم دیا۔ کہ تم تھک جاؤ گے۔ اس پر خاکسار اگرچہ واپس آنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن واپس آ گیا۔ چند دن ٹھیر کر خاکسار بہمراہی حضرت والد صاحب مرحوم واپس حاجی پورہ چلا گیا:۔

خاکسار ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۳ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں چھٹی۔ ساتویں۔ اور آٹھویں جماعت میں تعلیم پاتا رہا ہے۔ ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۶ء میں بھی خاکسار کو دارالامان میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ حضور کے ساتھ بہت دفعہ نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور کی تقاریر سننے۔ اور ایک بار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص طور پر یاد فرمانے پر حاضری کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اور بہت سی باتیں خود سُنی ہوئی۔ اور حضرت والد صاحب سے سُنی ہوئی معلوم ہیں۔ حضورؑ کا ایک دستی مکتوب بھی جو خاکسار کے نام ہے۔ خاکسار کے پاس محفوظ ہے۔ دیگر حالات پھر کسی وقت عرض کروں گا:۔

بقایادار موصی احباب کے متعلق ضروری اعلان

حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ جن لوگوں کی وصیت عدم ادائیگی کی وجہ سے منسوخ ہو جائے۔ اُن سے کسی اور قسم کا چندہ بھی نہیں لیا جاتا۔ تاوقتیکہ وُہ اظہارِ ندامت اور توبہ کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے معافی حاصل نہ کر لیں۔

اس لئے جو موصی صاحبان کسی وجہ سے اپنے چندے ادا نہیں کر سکتے۔ اُن کو چاہیئے۔ کہ اپنی وصیتیں منسوخ کروا لیں۔ ورنہ ان کی طرف سے چندۂ عام وغیرہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا:۔

ناظر بیت المال قادیان

ہندوستان کیلئے متوقع خطرات اور اُن سے محفوظ رہنے کا طریق

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ توّاب ہے
(حضرت مسیح موعود)

جاپان کی طرف سے اعلانِ جنگ کے ساتھ ایشیاء اور وہ مشرقی ممالک جو اس وقت تک جنگ کی براہِ راست لپیٹ سے باہر تھے۔ اس کی زد میں آ گئے ہیں۔ اور اس طرح وہ آگ جو یورپ میں مشتعل کی گئی تھی تمام دنیا میں پھیل گئی ہے۔ اور ہر انسان پر اور ہر ملک و قوم پر مصیبت کی گھٹائیں چھا گئی ہیں۔ ہندوستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اب تک اس تمام جنگ و جدال کو دوسروں کا کھیل سمجھتے رہے ہیں۔ اور جن کی ذہنیت یہ ہے کہ اس لڑائی کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وُہ محض اس میں تماشائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جاپان کی طرف سے حملہ کے بعد بھی اگر ان کے اس قسم کے خیالات میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ تو سقوط سنگاپور کے بعد یہ کیفیت ضرور تبدیل ہو جانی چاہیئے۔ سنگاپور کا سقوط کوئی ایسا واقعہ نہیں جسے نظر انداز کیا جا سکے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ دشمن کی جارحانہ پیش قدمی اور ہندوستان کے ساحل کے درمیان جو ایک زبردست بند تھا۔ اور جس سے یہ توقع ہو سکتی تھی۔ کہ وہ جنگ کے طوفان کو ہندوستان کے ساحل کے قریب نہ پھٹکنے دیگا۔ بلکہ بحیرۂ ہند کی موجوں تک بھی نہ آنے دیگا۔ قدرت کی نہاں در نہاں حکمتوں اور الٰہی مصلحتوں کے ماتحت ٹوٹ گیا۔ اور اس طرح ہندوستان کے لئے خطرات اور خدشات پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور ہر دل میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اس سے نجات کی راہ کونسی ہے۔ سو ہم محض ہمدردی اور خیر خواہیٔ ابنائے وطن کے خیال سے یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ واقعات دُنیا میں رونما ہو رہے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کی خاص مصلحتوں اور اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہو رہے ہیں۔ اور حضور علیہ السلام نے جگہ جگہ اپنی تصانیف میں جہاں ان بلاؤں اور مصیبتوں کے آنے کی خبر دی ہے۔ وہاں ان سے محفوظ رہنے کا علاج بھی بیان فرما دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"میں قسم حضرت احدیت جلشانہ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور جو اسکی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گزر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں ان سے جنگ کرونگا۔ اور میرے وہ حملے ان پر ہوں گے جو ان کے خیال و گمان میں نہیں کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اس قدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ میں نے اب ارادہ کر لیا ہے۔ کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں۔ اور سچائی کی حمایت کروں"
(تذکرہ صفحہ ۴۸۹-۴۹۰)

پھر فرماتے ہیں: "خدا تعالےٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے۔ اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا کہ نمونہ قیامت ہوگا۔ بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیئے۔ جس کی طرف سورۃ اذا زلزلت الارض زلزالھا اشارہ کرتی ہے لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر نہیں جما سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو۔ بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نمونہ دکھا دے۔ جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو۔ اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو۔ اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح نہ کریں۔ تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا۔" (تذکرہ صفحہ ۴۹۱)

"اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ بڑے زور کا زلزلہ آیا ہے۔ اور زمین اس طرح اڑ رہی ہے جیسے روئی دُھنی جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی۔

ہے سر راہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم"
(تذکرہ صفحہ ۴۹۱)

پھر فرماتے ہیں: "میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے۔ کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آوے گی۔ جس کا نام خدا تعالےٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالےٰ اس کو ظاہر فرمائیگا مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت دور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی خبر اور اسکی خاص وحی ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۵۰۰)

اسی طرح حضور علیہ السلام نے بیسیوں جگہ نہایت واضح الفاظ میں ان آفتوں اور مصیبتوں کے بارہ میں انتباہ فرمایا ہے۔ اور جہاں ان کی خبر دی ہے وہاں ساتھ ہی اس کا علاج بھی بتا دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ "خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس روز میں ان پر رحم کرونگا۔ جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں۔ جو نہ بدی کرتے ہیں۔ اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ اس روز تیرے لئے فتح نمایاں ظاہر ہوگی۔ کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھلائے گا جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔ خوش قسمت وہ جو اب بھی سمجھ جائے۔ مجھے خدا تعالےٰ نے اطلاع دی ہے۔ تا وہ جو خدا تعالےٰ کو شناخت نہیں کرتے۔ اور نہ مجھ کو۔ ان کو پتہ لگ جائے۔"
(تذکرہ صفحہ ۵۰۰-۵۰۱)

نیز فرماتے ہیں۔ "خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ میں اس نشان کو ظاہر کرونگا۔ کہ جس سے زمین کانپ اٹھے گی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وُہ جو ڈریں اور قبل اسکے جو خدا کے غضب کا دن آئے توبہ سے اسکو راضی کریں۔ کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور توّاب ہے۔ جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے۔" (صفحہ ۴۹۴-۴۹۵)

پھر فرماتے ہیں۔ "وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دیگا۔ نادان بد قسمت کہیگا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے آفتاب تو نکلنے کو ہے ..... انسان کا کیا ہرج ہے۔ اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کونسا اس میں اس کا نقصان ہے۔ اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔ آگ لگ چکی ہے اٹھو اور اسکو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ" (صفحہ ۴۹۲)

"دیکھو آج میں نے بتا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ" (صفحہ ۴۹۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن آفات اور تباہیوں کی خبر دی تھی۔ آج کون انسان ہے جو اپنی آنکھ سے انہیں دیکھ نہیں رہا۔ یا کم سے کم دل سے انکی شدت کو محسوس نہیں کر رہا۔ یورپ کے مختلف ممالک پر نازیوں کے ہاتھوں جو کچھ بیتی۔ ہر ایک کو معلوم ہے۔ کس طرح انسانوں، حیوانوں اور مکانوں وغیرہ پر ایسی تباہی آئی۔ جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی پھر سنگاپور میں جو کچھ ہوا۔ اور مادی سامانوں اور ذرائع پر جو آفت آئی۔ وہ ایک سلیم قلب کو لرزا دینے کے لئے کافی ہے۔ وہ استحکامات اور وہ انتظامات جو بیسیوں سالوں میں کروڑوں پونڈوں کے صرف سے تیار ہوئے کس طرح منٹوں میں ان کے پرزے فضا میں اڑتے دکھائی دینے لگے۔ برطانیہ کی فلوٹنگ ہار بر کا افسوسناک حشر کسے معلوم نہیں۔ اور پھر کچھ دشمن کی تباہ کاری اور کچھ اپنے ہاتھوں اپنے سامانوں کو تباہ کرنیکے لئے آگ لگا دینے کی وجہ سے جزیرہ سنگاپور کی جو حالت ہوئی۔ اس کے تصور سے بھی انسان کے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ جن فوجی زخمیوں کو وہاں سے نکال کر شرق الہند کے کسی محفوظ مقام پر پہنچایا گیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ "سنگاپور ایک جلتا ہوا دوزخ ہے۔ جزیرہ دھوئیں کے بادلوں میں چھپا ہوا تھا۔ اور دھوئیں کے بادل بار بار اوپر کو اٹھتے نظر آتے ہیں۔ اور کئی میل تک کچھ نظر نہیں آتا۔ لوگوں کو جہاں کہیں جگہ ملے۔ بازاروں، خندقوں، باغات وغیرہ میں سو جاتے ہیں۔" (پرتاپ ۱۷ فروری ۱۹۴۲ء)

پس اس میں تو کوئی کلام نہیں کہ جہاں تک ہلاکت اور بربادی کا تعلق ہے مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں حرف بحرف پوری ہو چکی ہیں۔ لیکن اس مجسمہ رحمت اور سراپا شفقت وجود نے دنیا کو ان سے محفوظ رہنے کا طریق بھی نہایت وضاحت سے بتا دیا۔ اب جو شخص چاہے اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہندوستانی بھائیوں کا فرض ہے کہ خدا تعالےٰ کے قہر سے ڈریں۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ بڑی بڑی مادی قوتوں مضبوط اور وسیع ذرائع کی حامل قوموں اور ملکوں کو بھی مادی ذرائع بچانے میں ناکام ثابت ہو چکے ہیں۔ اور دنیا پر یہ واضح ہو چکا ہے کہ

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

ہندوستان بے چارہ کی حیثیت ہی کیا ہے کہ مادی ذرائع پر تکیہ کرے۔ پس ہم محض ہمدردی اور بہی خواہی سے اور ان وطن کے پیش نظر ان کو متوجہ کرتے ہیں۔ کہ وُہ اپنی نگاہوں کو زمینی اسباب سے ہٹا کر آسمان کیطرف لگائیں۔ اور آستانۂ الٰہی پر جھکیں۔ اور مرسل زمانہ پر ایمان لاکر خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کریں ؛

چودھری محبوب عالم صاحب مرحوم کے مختصر حالات

میرے برادر اصغر چودھری محبوب عالم صاحب مرحوم سکنہ بقاپور جنہوں نے قادیان دارالامان میں ۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء کو وفات پائی۔ بہت ہی مخلص احمدی۔ صالح اور مقبول الٰہی مرد تھے یہ ایک حقیقت ہے۔ جس شخص میں اعتقاد صحیحہ اور اعمال صالحہ اور فیوض و برکات الٰہیہ شامل حال ہوں۔ اس کی موت یقیناً قابلِ رشک موت ہوتی ہے۔ برادر مرحوم میں یہ تینوں باتیں پائی جاتی تھیں جن کا مختصر ذکر درج ذیل ہے۔

(۱) برادرم مرحوم کو اللہ تعالےٰ نے ۱۹۰۶ء میں سلسلہ حقہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اس وقت سے لیکر وفات تک اس نے اللہ تعالےٰ کو اپنی ذات وصفات اور افعال میں یکتا واحد لاشریک سمجھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان معنوں میں خاتم النبین سمجھتے رہے۔ کہ آپ کی اتباع میں نبوت مل سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت پر صدق دل سے یقین رکھتے تھے۔ اور بجز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور کو دوسرے انبیاء علیہم السلام سے افضل سمجھتے تھے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مصلح موعود یقین کرتے تھے۔ اور اس بات پر علیٰ وجہ البصیرت قائم تھے۔ کہ صحیح اور مکمل تعلق باللہ فی زماننا سوائے حضور کی بیعت کے ممکن نہیں۔ خاتم النبین کے معنے بتلاتے وقت یہ کہا کرتے تھے۔ کہ ختم کا صلہ علیٰ آئے تو معنی بند کرنے اور اس مہر کے ہوتے ہیں۔ جو کاغذ پر لگائی جاتی ہے۔ اور اگر ختم کا صلہ لام آئے تو معنے جاری کے ہوتے ہیں۔ اس کی دلیل وہ لسان العرب سے پیش کرتے تھے۔

(۲) برادر مرحوم نماز پنجگانہ کے پابند اور تہجد خواں تھے۔ صیام رمضان اور چندہ و زکوٰۃ کے بھی مثل نماز کے ایسے پابند تھے۔ کہ کبھی ناغہ نہیں ہونے دیتے تھے۔ فطرتاً بہت مہمان نواز تھے۔ کوئی افسر یا مسافر بقاپور میں آتا۔ تو اس کے کھانے کا خود انتظام کرتے۔ اور مرحوم کو اس خدمت سے خوشی ہوتی۔ ایسی تقاریب پر مرحوم کو تبلیغ کرنے کا خوب موقعہ مل جاتا۔ باوجود کم علم ہونے کے ایسے ایسے باریک استدلال مخالفین کے سامنے پیش کرتے کہ ان کو ایک بڑا عالم ہونے کا شبہ ہوتا۔ مرحوم میں قوت فیصلہ بھی اعلےٰ درجہ کی تھی۔ بڑے بڑے پیچیدہ جھگڑوں کو اس طرح آسانی کے ساتھ طے کرتے۔ کہ فریقین اس فیصلہ پر راضی ہو جاتے۔ تبلیغ سلسلہ کا ان کو عشق تھا۔ اور ایسے مواقع پیدا کرنے کی انتظار میں رہتے۔ اور جب موقعہ پیدا ہو جاتا۔ تو سیدھی سادی باتوں میں تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیتے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور مرحوم کے جوشِ تبلیغ کا ہی نتیجہ ہے کہ بقاپور میں ایک مختصر سی جماعت احمدیہ قائم ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ انسان معاملات سے پہچانا جاتا ہے۔ برادر مرحوم لین دین کے معاملہ میں ایسے صاف تھے۔ کہ جو وعدہ کرتے اس سے ایک دو دن قبل ہی قارض کے گھر جا کر ادا کر دیتے لین دین کے معاملہ میں اس قسم کی پابندی کا ہی یہ نتیجہ تھا۔ کہ مرحوم کی وفات کے وقت ہر قسم کا لین دین صاف تھا۔

مرحوم خصائل حمیدہ سے متصف تھے متواضع۔ ملنسار۔ اور ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ ہمیشہ سچائی اور راست گوئی کے پابند رہے۔ جو بات کرتے صاف اور سبق آموز نصیحت کے پیرایہ میں کرتے۔ خودی۔ تکبر اور رعونت سے نفرت تھی۔ غرض تمام منہیات سے مجتنب اور اوامر کے پابند تھے۔ اللّٰھم ارحمۃ

برادر مرحوم کچھ عرصہ سے بعارضہ پیچش بیمار تھے۔ مجھے اس وقت بلایا گیا۔ جبکہ مرحوم بیماری سے حد درجہ نحیف و مغلوب ہو چکے تھے۔ مرحوم کو دیکھنے کے لئے میں ۲۰ دسمبر کو بقاپور پہونچا۔ میں نے اس کی جسمانی کمزوری کو دیکھتے ہوئے اس کی تسلی اور دلداری کی کوشش کی۔ لیکن مرحوم اپنی حالت کو خوب دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کے پاس جانے کو تیار اور راضی ہوں۔ میں ۲۲ دسمبر کو اکیلا واپس چلا آیا۔ خیال تھا۔ کہ عزیز کو ہمراہ لے آؤں۔ لیکن بڑے دنوں کی تعطیلات کی وجہ سے گاڑیوں میں بھیڑ حد درجہ تھی۔ اس لئے اسے ہمراہ نہ لا سکا۔ لیکن مرحوم کو قادیان کی سرزمین میں داعیِ اجل کو لبیک کہنے کا اس قدر شوق تھا۔ کہ میرے چلے آنے کے بعد اپنے بیٹے عزیزم نور محمدؐ کو مجبور کیا کہ وہ قادیان پہنچا دے۔ چنانچہ سفر میں ہر قسم کی صعوبت اٹھا کر ۲۴ دسمبر کی شام کو اپنے بیٹے کی معیت میں برادر مرحوم قادیان میں میرے پاس پہونچ گئے۔ یہاں پہونچنے کے بعد تین چار ڈاکٹروں کا مشترکہ علاج شروع ہوا۔ لیکن ۲۶ دسمبر بروز جمعہ شام سے پہلے حالت خراب ہو گئی۔ مجھے گھبرایا ہوا دیکھ کر کہا۔ کہ بھائی جی گھبرانا تو میں نے تھا۔ لیکن میں تو نہیں گھبرایا۔ آپ کیوں گھبرا رہے ہیں؟" اس کے بعد پانچ سات منٹ کے اندر اندر جان بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۷ دسمبر کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اطلاع پہونچائی گئی۔ حضور نے نماز ظہر کے بعد جلسہ گاہ کے میدان میں نماز جنازہ پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ نماز کے بعد تیس پینتیس ہزار کے مجمع نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں مرحوم کا جنازہ جلسہ گاہ کے میدان میں پڑھا۔ اور چار بجے شام کو ہم نے مرحوم کو سپرد خاک کر دیا۔ اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہو۔ اور اس کے پسماندگان کا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ مرحوم نے ایک لڑکا اور ایک لڑکی جو شادی شدہ ہیں پیچھے چھوڑے ہیں۔

خاکسار محمدؐ ابراہیم بقاپوری
انچارج متفرق کلاس قادیان

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ڈیرہ غازیخاں

مولٰنا غلام رسول صاحب راجیکی نے یکم تا ۸ تبلیغ دو مقامات کا دورہ کر کے تین لیکچر دئیے۔ اٹھارہ تبلیغی و تربیتی درس دئیے۔ ۱۴ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ درسوں میں سلسلہ کی جملہ تحریکات کی طرف مختلف پیرایوں میں توجہ دلائی۔

لائل پور

مولوی عبد القادر صاحب نے یکم تا ۸ تبلیغ دس اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ درس القرآن اور درس حدیث کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک لیکچر دیا۔

انبالہ شہر

انصار اللہ نے زیر تبلیغ احباب کو اسلامی اصول کی فلاسفی۔ سیر روحانی کتب بغرض مطالعہ دیں۔ بعض وکلاء کو احمدیہ اسیم کے ذریعہ احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی وسعت دکھائی گئی۔ حضرت حجۃ اللہ کی شبیہ مبارک اور احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی نے ان پر خاص اثر کیا۔

نابھہ شہر

انصار اللہ نے ایک جلسہ کیا۔ بارہ افراد کو تبلیغ کی۔ بعض ٹریکٹوں کے علاوہ الفضل۔ مسلمانوں کا نصب العین اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لیکچر اسلام میں اختلافات کا آغاز بغرض مطالعہ زیر تبلیغ دوستوں کو دیا۔

محمود آباد جہلم

انصار اللہ نے دو جلسے کئے۔ اور یکصد اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔

گنج لاہور

سیکرٹری صاحب تعلیم و تربیت لکھتے ہیں۔ کہ مرزا محمدؐ شفیع صاحب جو اہل تشیع میں سے ہیں۔ کی خواہش کے مطابق یکم تبلیغ کو ان کے ساتھ شیخ نور احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ نے ان کے مکان کے سامنے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر از روئے قرآن کریم تبادلہ خیالات کیا۔ حاضری یکصد سے اوپر تھی۔ بالآخر مرزا محمدؐ شفیع صاحب نے لاجواب ہو کر کہہ دیا۔ میں نہ مانوں گا۔ اسی طرح شیخ عبد الرحمٰن صاحب کے ساتھ شیخ محمد لطیف صاحب نے اسی موضوع پر تبادلہ خیالات کیا۔ ان ہر دو تبادلہ خیالات کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

ناظم تبلیغ اشاعت

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ اور لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

کشمیر ریلیف فنڈ کے چندہ کے بارہ میں احباب کرام کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ چندہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بند نہیں فرمایا۔ بلکہ جاری ہے۔ اس لئے کشمیر ریلیف فنڈ کا بقایا جن جماعتوں کے ذمہ ہے۔ اس کی بھی وصولی ہونی چاہیئے۔ چنانچہ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے نہ صرف ماہانہ چندہ ارسال کیا ہے۔ بلکہ بقایا بھی وصول کرکے بھیجا ہے۔ بس جہاں دوسری لجنہ اماء اللہ توجہ کرکے یہ چندہ وصول کریں وہاں ہر جماعت کے سیکرٹری مال اور امراء کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی پوری کوشش کریں۔ اور عورتوں سے بقایا وصول کرنے کی سعی کریں۔ یاد رہے۔ کہ یہ چندہ ایک ماہ کی آمد پر ایک پائی فی روپیہ ہے۔

فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ

مسجد احمدیہ سری نگر کا چندہ

احباب کرام کو علم ہے۔ کہ سری نگر کشمیر میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کیلئے حکومت نے چار کنال زمین دی ہوئی ہے۔ سری نگر ایک اہم مقام ہے۔ یہاں پر دُور دُور سے سیاح آتے ہیں۔ اگر یہاں پر ہمارا مضبوط مرکز قائم ہو جائے۔ تو سلسلہ کا ذکر خدا تعالےٰ کے فضل سے دُور دُور پہنچ سکتا ہے۔ مزید برآں اس مسجد کے ساتھ مہمان خانہ بنانے کی بھی تجویز ہے۔ نظارت ہذا کی طرف سے جماعت احمدیہ سری نگر کشمیر کو ہندوستان کے احباب سے پندرہ ہزار روپیہ جمع کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

مولوی عبدالواحد صاحب ایڈیٹر اخبار "اصلاح" اس سلسلہ میں ہندوستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں۔

میں احباب کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال

وصیات

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۵۸۔ میں مرزا محمد بیگ ولد مرزا نواب بیگ قوم مغل پیشہ پنشنر عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷-۹۸ء ساکن کشمیری محلہ شہر سیالکوٹ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا صرف ایک مکان واقعہ محلہ کشمیری متصل مسجد لنگری والی شہر سیالکوٹ مالیتی قریباً ایک ہزار روپیہ ہے۔ جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے -/۲/۲۰ روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔ جس میں میں نے مبلغ ۱۰ روپے ماہوار اپنے ایک عزیز رشتہ دار کے نام عرصہ تقریباً پانچ چھ سال سے وقف کئے ہوئے ہیں۔ اور باقی ماندہ -/۲/۱۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ میں ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میری زندگی کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک تصور ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم بمد حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کروں۔ تو وہ مجرا کرکے باقی جو رقم حصہ جائیداد ہوگی۔ صدر انجمن احمدیہ اس کے وصول کرنے کی حق دار ہوگی۔ العبد: مرزا محمد بیگ ولد مرزا نواب بیگ۔ گواہ شد: محمد عبداللہ ولد میاں نظام الدین کوچہ حسین شاہ سیالکوٹ۔ گواہ شد: فضل الدین ولد میاں فیروز الدین ریڈر ہائی کورٹ لاہور

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں!

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ر مارچ ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمائیں۔ جو دوست ۸۔ مارچ ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمادیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہو ہم ان کی خدمت میں ۹ر مارچ کو وی۔ پی ارسال کردیں گے۔ اُمید ہے احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔

خاکسار منیجر

۱۔ میاں غلام حسین صاحب
۱۶۱۔ پیر حاجی احمد صاحب
۱۷۷۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۱۸۱۔ منشی غلام حیدر صاحب
۲۰۱۔ میاں غلام رسول صاحب
۲۶۷۔ میاں غوث محمد صاحب
۲۷۹۔ مولوی عبدالحی صاحب
۱۳۲۶۔ ایم محمد رفیع صاحب
۱۶۲۶۔ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
۱۷۰۹۔ ماسٹر نذیر عالم صاحب
۱۷۲۲۔ چوہدری عبدالمالک صاحب
۱۷۴۱۔ میاں جان محمد صاحب
۱۸۳۸۔ منشی بلند خاں صاحب
۲۰۴۵۔ ایم محمد عظیم صاحب
۲۱۶۰۔ میاں ابراہیم صاحب
۲۷۴۰۔ چوہدری عطا محمد صاحب
۲۷۵۵۔ ڈاکٹر برکت اللہ صاحب
۲۷۸۸۔ چوہدری فضل احمد صاحب
۳۲۴۷۔ روشن الدین صاحب
۳۶۸۳۔ چوہدری نعمت خاں صاحب
۳۷۴۸۔ شیخ بدرالدین صاحب
۴۰۱۱۔ شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۰۱۲۔ چوہدری فضل الٰہی صاحب
۴۱۷۴۔ محمد اقبال حسین صاحب
۴۴۲۳۔ منشی کریم بخش صاحب
۴۴۲۴۔ مرزا محمد علی بیگ صاحب
۴۷۵۹۔ حافظ عبدالسلام صاحب
۵۲۱۴۔ بابو اعراف اللہ صاحب
۵۶۴۹۔ منشی اللہ دتا صاحب
۵۶۸۲۔ عبدالشکور صاحب
۵۷۴۲۔ چوہدری محمد شریف صاحب
۶۱۸۶۔ ہیڈ جمعدار محمد خان صاحب
۶۳۲۱۔ بابو محمد عالم صاحب
۶۷۰۰۔ شمس الدین صاحب
۶۷۳۶۔ خدا بخش صاحب
۶۷۶۷۔ بابو احمد اللہ خاں صاحب
۶۸۸۱۔ ننھے خان صاحب
۶۹۳۲۔ میر عبدالرحمٰن صاحب
۷۱۸۳۔ کریم بخش صاحب
۷۲۳۳۔ نور احمد خاں صاحب
۷۲۵۳۔ بابو خورشید احمد صاحب
۷۵۴۲۔ عبدالحمید صاحب
۷۶۳۹۔ اسرار محمد ابرار محمد صاحب
۷۷۸۶۔ سیٹھ شیخ حسن صاحب
۷۸۴۰۔ پیر عبدالعلی صاحب
۷۹۶۲۔ ڈاکٹر چوہدری محمد انور صاحب
۸۰۳۰۔ عبدالعزیز صاحب
۸۰۴۹۔ محمد ابراہیم صاحب
۸۰۷۵۔ رشید احمد صاحب
۸۱۶۵۔ بابو غلام محمد صاحب
۸۳۳۹۔ ایم۔ کے یوسف حسن صاحب
۸۵۴۲۔ شیخ محمد حسین صاحب
۸۶۴۷۔ قادر بخش صاحب
۸۷۲۰۔ بابو محمد منیر صاحب
۸۸۷۰۔ محمد عبداللہ صاحب
۸۸۸۱۔ چوہدری غلام محمد صاحب
۹۰۷۷۔ سید حسام الدین احمد صاحب
۹۱۲۴۔ بابو عنایت الٰہی صاحب
۹۱۷۰۔ خادم علی صاحب
۹۲۷۳۔ ملک بشیر محمد صاحب
۹۳۵۱۔ بابو شکر الٰہی صاحب
۹۴۶۰۔ بشیر احمد صاحب
۹۵۰۰۔ چوہدری محمد حسین صاحب
۹۵۹۸۔ سید تاج حسین صاحب
۹۶۰۵۔ مولوی محمد علی صاحب
۹۶۶۹۔ میاں فتح خان صاحب
۹۷۳۵۔ شیخ فضل حق صاحب
۹۸۳۰۔ چوہدری فضل کریم احمد صاحب
۹۸۴۸۔ ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۵۶۔ رشید محمد خاں صاحب
۹۹۴۷۔ شیخ مولا بخش صاحب
۹۹۵۸۔ فضل کریم صاحب
۹۹۶۴۔ آئی۔ اے حکیم صاحب
۹۵۳۴۔ راجہ محمد نواز خاں صاحب
۹۵۶۹۔ محمد حسین صاحب
۱۰۱۷۸۔ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۲۰۶۔ خانصاحب چوہدری سعید محمد صاحب
۱۰۲۶۰۔ ڈاکٹر نذیر احمد خاں صاحب
۱۰۲۸۴۔ چوہدری سلطان علی صاحب
۱۰۲۹۴۔ سید نور حسن شاہ صاحب
۱۰۳۱۱۔ شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۵۱۔ صوفی ایم۔ بشیر احمد صاحب
۱۰۵۶۵۔ گورچرن داس صاحب
۱۰۵۹۱۔ ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب
۱۰۶۸۲۔ صوبیدار ظفر حسن صاحب
۱۰۷۹۶۔ میاں غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۴۔ سید فیاض حیدر صاحب
۱۰۸۸۸۔ بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۲۰۔ میر حمید اللہ صاحب
۱۱۰۵۵۔ چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۲۸۴۔ دین محمد صاحب
۱۱۲۸۹۔ محمد اعظم صاحب
۱۱۴۳۴۔ فتح محمد صاحب

۱۱۵۱۳ - محمد ابراہیم صاحب
۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
۱۱۶۲۴ - عبدالحکیم صاحب
۱۱۶۶۸ - فدا حسین خانصاحب
۱۱۶۹۸ - محمد بخش صاحب
۱۱۷۰۴ - میاں اللہ دتہ صاحب
۱۱۷۷۶ - میسرز کاز ریڈیو
۱۱۷۷۷ - مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید صاحب
۱۱۸۵۳ - ڈاکٹر محمود صاحب

۱۱۸۵۷ - محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۷ - محمد یوسف صاحب
۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
۱۲۰۶۲ - محمد سلطان احمد صاحب
۱۲۱۸۳ - ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
۱۲۱۸۵ - چوہدری مہتاب الدین صاحب
۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۰۶ - خواجہ محمد عثمان صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۲۹۳ - حکیم محمد یعقوب صاحب

۱۲۳۰۰ - چوہدری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۵ - بابو گلاب خانصاحب
۱۲۳۰۸ - چوہدری اللہ داد خانصاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۰۴ - ملک خدا بخش صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۴۸۶ - محمد حیات صاحب
۱۲۵۱۰ - میاں محمد ظہیر خانصاحب
۱۲۵۲۹ - چوہدری جان محمد صاحب
۱۲۵۳۷ - ایم نور الہی صاحب

۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۴ - چوہدری حمید اللہ صاحب
۱۲۶۲۳ - بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۰۸ - محمد علی صاحب
۱۲۷۱۶ - عبدالحمید صاحب
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب
۱۲۷۵۳ - حکیم محمد جمیل صاحب
۱۲۸۳۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۷ - پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
۱۲۸۳۹ - غلام محمد صاحب
۱۲۸۴۸ - شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۵۴ - بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۹۵۵ - ماسٹر اللہ بخش صاحب
۱۳۰۱۷ - سعد اللہ خانصاحب
۱۳۰۶۰ - قریشی احمد شفیع صاحب
۱۳۰۶۱ - محمد رمضان صاحب

۱۳۰۶۴ - نواب الدین صاحب
۱۴۰۶۲ - بابو عبدالعزیز صاحب
۱۴۰۶۳ - مسز اللہ داد خانصاحب
۱۴۰۹۶ - محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۷۶ - بیگم چوہدری سردار خانصاحب
۱۴۱۷۹ - محمود احمد ناصر صاحب
۱۴۱۸۹ - امیر صاحب چکوڑی
۱۴۱۹۵ - میاں عبدالحق صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبداللہ صاحب حلوائی
۱۴۲۵۲ - ایم - احمد صاحب
۱۴۳۲۵ - مسٹر فیض الحق صاحب
۱۴۳۳۲ - سید عبدالہادی صاحب
۱۴۴۳۰ - سید فیاض الدین صاحب
۱۴۴۳۶ - مولوی نظام الدین صاحب
۱۴۴۳۷ - مولوی قدرت اللہ صاحب
۱۴۴۳۹ - ڈاکٹر فیض اللہ صاحب

۱۴۴۴۱ - بابو رحمت اللہ صاحب
۱۴۴۶۳ - ملک برکت علی صاحب
۱۴۴۶۶ - چوہدری غلام اللہ صاحب
۱۴۵۲۳ - مسٹر منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی خانصاحب
۱۴۵۳۹ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۵۴۱ - عبدالکریم صاحب
۱۴۵۸۱ - میاں بشیر احمد صاحب
۱۴۵۸۲ - میاں غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۳ - منشی برکت علی صاحب
۱۴۵۹۹ - خواجہ محمد اسماعیل صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۳۰ - میاں عبدالرزاق صاحب
۱۴۶۵۶ - ماسٹر احمد خانصاحب
۱۴۶۷۷ - ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۷۹ - عباس بن عبدالقادر صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۱۷ر فروری۔ امریکہ کی محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی جہاز فلپائن میں دن بھر نیواٹ کے ساحل سے ہماری بندرگاہ کی قلعہ بندیوں پر گولہ باری کرتے رہے۔ باٹان میں بھی دشمن نئی توپیں میدان میں لے آیا ہے۔ اور توپخانہ نیز ہوائی جہازوں کی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ہوائی جہازوں سے اشتہارات بھی پھینکے گئے۔ جن میں فلپائن کے لوگوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ جاپانیوں سے تعاون کریں۔

بٹاویہ۔ ۱۷ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ڈچ جہازوں نے پالمبانگ کے ہوائی اڈوں پر حملے کئے۔ جاپانی جہازوں نے جزیرہ ملنڈا پر بمباری کی اور مشین گنوں سے گولیاں چلائیں بہت سے لوگ ہلاک و مجروح ہوئے۔ مگر مالی نقصان بہت تھوڑا ہوا۔ سماٹرا کے صدر مقام پالمبانگ سے ہٹتے وقت ڈچ فوجوں نے تیل کے کارخانوں اور ذخائر کو جو آگ لگائی۔ وہ سو سو میل سے نظر آرہی ہے۔ اور قریباً پچاس کروڑ پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔

رنگون۔ ۱۷ر فروری۔ برطانی فوجوں کے دریائے بلین کی طرف مزید پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے جاپانی خلیج مرتبان کے گرد خشکی کے رستے صرف ۱۰۵ میل رنگون سے رہ گئے ہیں۔ ہوائی فاصلہ صرف اسّی میل کا ہے۔ جاپانیوں نے گذشتہ چھ روز میں ساٹھ میل پیشقدمی کی ہے۔ برطانی پسپائی اگرچہ مایوس کن خیال کی جاتی ہے۔ مگر درحقیقت پالیسی یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو فوجوں کو ایک مضبوط مورچہ پر جمع کیا جاسکے۔

ٹوکیو۔ ۱۷ر فروری۔ جاپان کے امپیریل ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جزیرہ سنگاپور کا نام تبدیل کر کے "شونان" رکھدیا گیا ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ جنوب کا چمکتا ہوا پتا۔

لنڈن۔ ۱۷ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سنگاپور کے برطانی گورنر اور اس کی بیوی کو جاپانیوں نے شہر میں نظر بند کر دیا ہے۔ سنگاپور سے کوئی فوجی افسر واپس نہیں آیا۔ کیونکہ اسے آخر دم تک بچانے کا تہیہ کیا جاچکا تھا۔ جاپانی فوجوں نے برطانی بندرگاہ کے تمام استحکامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن۔ ۱۷ر فروری۔ مسٹر چرچل نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ سنگاپور کی شکست کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ مگر یہ واقعہ غیر متوقع نہ تھا۔ اور اب ہمیں اس پر بحث کا سلسلہ شروع نہیں کرنا چاہیئے۔ بریسٹ کے تین جرمن جہازوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب تک وہ یہاں رہے۔ ہمارے ہوائی جہاز برابر ان پر حملے کرتے رہے۔ کل حملے ۳۲۹۸ کیے گئے۔ اور چار ہزار ٹن بم گرائے گئے۔ ان حملوں میں ہمارے ۴۲ ہوائی جہاز اور ۲۴۵ ہوا باز کام آئے۔ ان کے نکل جانے کا ایک فائدہ یہ ہے۔ کہ ہمارے ہوائی محکمہ پر جو بوجھ تھا۔ وہ دُور ہوگیا۔ یہ اتنے زخمی ہو چکے ہیں۔ کہ جب تک دوبارہ کام کے قابل ہوسکیں گے۔ اس وقت تک ہماری طاقت بہت مضبوط ہو چکی ہوگی۔ بریسٹ میں ان کی موجودگی ہماری جہاز رانی کے لئے مستقل خطرہ تھا جو ٹل گیا۔

کلکتہ۔ ۱۷ر فروری۔ مارشل و میڈم چیانگ کائی شیک یہاں آئے ہیں۔ آج مسٹر جناح نے ان سے ملاقات کی۔ اور ایک بیان میں کہا۔ کہ مارشل موصوف نے مجھے چین آنے کی دعوت دی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ میں لیگ کا لٹریچر انہیں بھیجوں۔ کیونکہ وہ اس کے کانسٹی ٹیوشن کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ ہماری بات چیت بہت خوشگوار تھی۔

واردھا۔ ۱۷ر فروری۔ گاندھی جی آج کلکتہ روانہ ہوگئے ہیں۔ جہاں وہ کل مارشل چیانگ کائی شیک سے ملیں گے۔ پنڈت نہرو بھی کلکتہ پہنچ چکے ہیں۔

دہلی۔ ۱۷ر فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چند سنگین الزامات میں مہاراجہ ریوا کے ملوث ہونے کے بعض ثبوت ملے ہیں۔ جن کی تحقیقات کے لئے کمشن مقرر کر دیا گیا ہے۔ دریں اثناء مہاراجہ کو معزول کر دیا گیا ہے۔ اور ایک پولیٹیکل آفیسر ان سے چارج لینے کے لئے بھیجدیا گیا ہے۔

کولمبو۔ ۱۷ر فروری۔ سول ڈیفنس کمشنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ عورتوں اور بچوں کو رضاکارانہ طور پر کولمبو سے نکالنے کی سکیم پر ۵ر مارچ سے عمل شروع ہوجائے گا۔

مدراس۔ ۱۷ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سنگاپور کے سقوط سے مدراس پر سمندر کے رستہ حملہ کا خطرہ قدرے بڑھ گیا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ کہ شہر کو خالی کرانے کا مشورہ دیا جائے۔ تاہم جن لوگوں کا یہاں کوئی ایسا کاروبار نہیں۔ کہ ان کا ٹھیرنا لازمی اور ضروری ہو۔ انہیں چلے جانا چاہیئے۔

کلکتہ۔ ۱۷ر فروری۔ شہریوں کی حفاظت کے انتظامات قریب قریب مکمل کئے جاچکے ہیں۔ کارپوریشن نے قریباً ۳۲ ہزار فٹ خندقیں مختلف علاقوں اور باغوں میں کھدوائی ہیں۔ ڈیفنس کے انتظامات کے پیش نظر کئی پبلک اور پرائیویٹ جائیدادوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

لاہور۔ ۱۷ر فروری۔ آج مسٹر گابا کی کتاب ... کے خلاف ہائی کورٹ کی توہین کے الزام میں ... سماعت ہوئی۔ عدالت نے مسٹر موصوف کے تمام اعتراضات رد کر دیئے۔ مسٹر گابا نے بحث ختم کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں اس کتاب کی اشاعت کے لئے کسی رحم کا ملتجی نہیں ہوں۔ اور فاضل ججان کے فیصلہ کا منتظر ہوں۔ مجھے سخت سے سخت سزا دی جائے۔ جو دی جاسکتی ہے۔ ججان نے قرار دیا۔ کہ مسٹر گابا ہائی کورٹ کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اس لئے انہیں چھ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔

لاہور۔ ۱۷ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ محکمہ انسداد رشوت ستانی خواجہ نذیر احمد صاحب سابق سپیشل آفیشل ریسیور پنجاب کے خلاف رشوت کے الزامات کی تحقیقات کر رہا ہے۔

واشنگٹن۔ ۱۷ر فروری۔ سویٹ گورنمنٹ امریکہ سے ایک ارب ڈالر قرض لینے کے لئے گفت و شنید کر رہی ہے

برلین۔ ۱۷ر فروری۔ جرمن ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ویازما کے جنوب مشرق میں ایک روسی دستے نے جرمن مورچوں کو توڑ دیا تھا۔ مگر بعد میں اسے محصور کر کے تہ تیغ کر دیا گیا۔ لینن گراڈ کے محاذ پر دو روز میں ۱۵۵۰ جرمن ہلاک ہوئے۔

لاہور۔ ۱۷ر فروری۔ مولانا ابوالکلام آزاد آج یہاں سے دہلی روانہ ہوگئے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا کہ میں حکومت پنجاب کو سیلز ٹیکس کی منسوخی کا مشورہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ کانگرسی صوبوں نے بھی ایسے ٹیکس لگائے تھے۔ بیوپار منڈل کا مطالبہ اس قانون کو منسوخ کرانے کا ہے۔ جو صحیح نہیں۔ انکا رویہ بھی درست نہیں۔

لنڈن۔ ۱۷ر فروری۔ امریکہ میں تجارتی جہازوں کی تعمیر کے کام کو جس رفتار پر ترقی دی جارہی ہے۔ اس کے نتیجہ میں اپریل یا مئی کے شروع تک روزانہ دو جہاز تیار ہونے لگیں گے۔ آج کل بھی ایک جہاز روزانہ بن رہا ہے۔

ماسکو۔ ۱۷ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ جرمنوں نے مزید ریزرو فوج میدان میں بھیجدی ہے۔ مگر ... افواج کی پیشقدمی کو روکنے میں وہ کامیاب نہیں ہوسکے۔

لاہور۔ ۱۷ر فروری۔ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کی وہ دفعہ صوبہ میں نافذ ہے۔ جس کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بوقت ضرورت دوکانوں میں داخل ہو کر گندم اور آرد گندم کے ذخائر پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ اور بیوپاریوں کو آگاہ کر دیا جائے کہ اگر انہوں نے ان چیزوں کو ذخیرہ کرنے کی کوشش کی۔ تو ان پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ اور قیمت چار روپیہ من سے زیادہ نہ دیجائے گی۔

سراج گنج۔ ۱۷ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر فضل الحق صاحب ایک متوازی مسلم لیگ کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔ آپ نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے کوئی قصور نہیں کیا۔ مسٹر جناح نے یونہی مجھے لیگ سے نکال دیا۔ آپ لوگ ان سے مطالبہ کریں کہ مجھے دوبارہ شامل کر لیا جائے۔ میں پکا لیگی ہوں اور دو بار آل انڈیا مسلم لیگ کا صدر منتخب ہو چکا ہوں۔ میں تو وزارت بھی چھوڑنے کو تیار ہوں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔